بھینس کی قربانی



مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

نور اللہ مرقدہٗ

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ

بھینس کی قربانی

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے ۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

امابعد! غیر مقلدین وہابی ایک عجوبہ رُوزگار ہیں اِن کے مذہب پر غور کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ یہ مَخْبُوط الْحَواس(خبطی) ہیں۔ مذہبی لحاظ سے ایسی باتیں نکالینگے جنہیں سن کر بے ساختہ ہنسی آتی ہے تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف "شُترِ بے مہار" میں لکھی ہے۔ یہاں اِن کے مذہب کا ایک نمونہ پیش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اِن کے نزدیک بھینس کی قربانی ناجائز ہے لیکن یہ مسئلہ اِن سب کا مُتَّفِقاً(ایک رائے ہوکر) نہیں بلکہ بزعمِ خویش اِن کے چند ٹیڈی مجتہدوں کا ہے۔ اِن ٹیڈیوں کے مقابلہ میں خود اِن کے اپنے ہم مسلک دیگر ٹیڈی مجتہدین جواز کے قائل ہیں فتاویٰ ستاریہ[1] کے مفتی صاحب اِنہی ٹیڈیوں میں سے ایک ہیں۔
اہلسنت کے نزدیک بھینس کی قربانی گائے کی طرح ہے یعنی بھینس بھی گائے ہے جسے عربی میں "بقرہ" کہا جاتا ہے وہ عربی گائے ہے اور بھینس عجمی گائے۔

﴿اِستدلال از قرآنِ مجید﴾

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اُحِلَّتۡ لَكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ (پارہ6، سورۃ المائدہ، اٰیت 1)

ترجمہ: تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو۔

یہی آیت سورۃ الحج، رکوع 4 میں بھی ہے۔

وَاُحِلَّتۡ لَكُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ (پارہ17، سورۃ الحج، اٰیت30)

ترجمہ: اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے سوا اُن کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے۔

فائدہ: اِن دونوں آیتوں میں تمام چرنے والے جانوروں کی حِلَّت(حلال ہونے) کا عام حکم ہے اِس میں بھینس بھی ہے کیونکہ وہ بھی چرنے والے جانوروں میں سے ہے اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ کی حِلَّت میں بھینس صَراحَتاً(وضاحت کے ساتھ) شامل ہے۔ اِس حکمِ خداوندی سے بھینس کو خارج کرنا بے دینی اور جہالت اور کم علمی اور کم عقلی کا ثبوت دینا ہے اِس لئے حضور پُر نور ﷺ سے لے کر آج تک تمام صحابہ، تابعین، محدثین، مفسرین، آئمہ دین رحمہم اللہ المبین کا اتفاق ہے کہ بھینس بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ میں شامل ہے۔ اِس کا گوشت اور دودھ گائے کے گوشت اور دودھ کی طرح حلال و طیّب ہے کیونکہ یہ دونوں ایک ہی جنس ہیں جب یہ ثابت ہو گیا کہ بھینس بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ میں شامل ہے تو اِس کی قربانی قرآن کریم سے صَراحَتاً(وضاحت کے ساتھ) ثابت ہو گی۔

فائدہ: آیت میں جن جانوروں کا اِسۡتِثۡنا (علیحدہ قرار دیا گیا) ہے وہ سورۂ مائدہ وغیرہ میں مُفَصَّل(تفصیل سے) ہے مثلاً خنزیر وغیرہ اِس سے ہماری بحث نہیں۔

[1] فتاویٰ ستاریہ کا مصنف غیر مقلد مولوی عبدالستار دھلوی ہے۔

فائدہ: آیت میں بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ جو واقع ہوا ہے اُس پر سوال وارد ہوتا ہے کہ بَهِيْمَةُ بمعنی جانور اورالْاَنْعَامِ بھی بمعنی جانور اِس میں اضافہ الشیئ الی نفسه لازم آتا ہے۔

جواب: بهیمه ہر اُس جانور کو کہتے ہیں جسے عقل وتمیز نہ ہو بعض کے نزدیک بهیمه سے مراد چار پاؤں والا جانور ہے۔بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ میں اِضافتِ بیانیہ ہے اُس سے مطلب واضح ہے کہ بهیمه جوانعام میں سے ہیں اور اِس سے مراد اُونٹ(گائے،بھینس) بکری، بھیڑ کے مذکر و مونث ملا کر آٹھ جانور ہیں اور ہرن اور جنگلی گائے حکم میں اِن سے ملحق ہے۔بعض کے نزدیک ہرن اور جنگلی گائے بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ میں داخل ہیں اور اِن کے علاوہ ہر وہ جانور داخل ہے جس کی کُچلیاں[2] نہ ہوں اور اُس کی شکل و صورت اَنعام کے مشابہ ہو۔بهیمه کی اضافت انعام کی طرف ملابست شبہ کے لئے ہے لیکن اگراپنے عموم پر رہے تو زیادہ بہتر ہے تا کہ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ کا استثناء(علیحدہ قرار دیا گیا) مُتَّصِل ہو سکے جو کہ اصل ہے مطلب یہ کہ'' تمہارے لئے تمام چوپایہ جانور حلال ہیں مگر جو تم کو آگے پڑھ کر سنائے جائیں گے'' جیسے مردار،خنزیر وغیرہ حلال نہیں۔

مذکورہ بالا مضمون سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ بھینس بھی گائے کی مثل انعام میں داخل ہے بلکہ دونوں ایک ہی جنس ہے۔بقر عام ہے جس کا اِطلاق گائے اور بھینس دونوں پر ہوتا ہے اور جاموس خاص ہے جو صرف بھینس کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے انعام کا اطلاق تمام چار پاؤں والوں پر ہوتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے : وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ (پارہ14،سورۃالنحل،اٰیت5)

ترجمہ: اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو۔

اِس مضمون کی آیت سورہ زمر،مومن، شوریٰ میں دیکھئے۔

﴿انعام کی خوراک﴾

سورۃ طٰہٰ میں ہے:

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ (پارہ16،سورۃطٰہٰ،اٰیت53،54)

ترجمہ: وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے اِس میں چلتی راہیں رکھیں اور آسمان سے پانی اُتارا تو ہم نے اِس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے۔تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ۔

یعنی''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم بارش بھیجتے ہیں جس سے فصلات پیدا ہوتے اور تمہاری اور تمہارے مویشیوں کی خوراک ہے ''۔ بھینس انعام سے خارج ہے تو بتایئے بھینس کی خوراک کہاں سے آتی ہے۔

---

[2]) وہ نوکدار دانت جو سامنے کے دانتوں اور ڈاڑھوں کے درمیان ہوتے ہیں۔

انعام کادودھ: اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَاِنَّ لَکُمۡ فِی الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَۃً نُسۡقِیۡکُمۡ مِّمَّا فِیۡ بُطُوۡنِہٖ مِنۡۢ بَیۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیۡنَ (پارہ 14، سورۃ النحل، اٰیت 66)

ترجمہ: اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اُس چیز میں سے جواِن کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اُترتا پینے والوں کے لئے۔

اہلسنت وجماعت کا مسلک ہے بھینس انعام میں داخل ہے اِس لئے قرآن کریم کی اِس آیت کے مطابق بھینس کا دودھ حلال و طیّب ہے جیسے گائے کادودھ۔

فیصلہ: ہمارا وہابیوں سے سوال ہے کہ بھینس کادودھ اور گوشت کھانا صَراحَتاً(وضاحت کے ساتھ) قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا قیاس کر کے کھاتے ہو اگر صَراحَتاً(وضاحت کے ساتھ) ثابت ہے تو پھر قربانی کو کیوں ناجائز کہتے ہو؟ صَراحَتاً ثابت نہیں تو پھر قیاس کیوں کرتے ہو؟ کیونکہ تمہارا فتویٰ ہے قیاس جائز نہیں لہٰذا وہابیوں یا تو بھینس کا دودھ اور گوشت صَراحَتاً قرآن و حدیث سے ثابت کرو یا قیاس کو جائز مانو۔

حوالہ جات از تفاسیر: قرآن مجید کو جس طرح مفسرین نے سمجھا ہے وہابیوں،غیر مقلدوں کو خبر برابر بھی نصیب نہیں۔فقیربطورِ نمونہ چند تفاسیر کے حوالے پیش کرتا ہے۔

۱) حضرت امام بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت کی لغوی و معنوی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

البهيمة من الأنعام. وهي الأزواج الثمانية وألحق بها الظباء ويقر الوحش. وقيل هما المراد بالبهيمة ونحوهما مما يماثل الأنعام في الاجترار وعدم الأنياب، وإضافتها إلى الأنعام لملابسة الشبه.[3]

(جلالين صفحة «أحلت لكم بهيمة الأنعام» الإبل والبقر والغنم أكلاً بعد الذبح/ حاشیہ جلالین، صفحہ 94)

فإن قيل: لم أفرد البهيمة وجمع الانعام؟ أُجيب: بإرادة الجنس[4] كما في الخطيب: أي أحل لكم أكل البهيمة من الأنعام، وهي الأزواج الثمانية المعدودة في سورة الأنعام والحق بها الضباء وبقر الوحش ونحوهما۔[5]

۲) وهو خطاب للمؤمنين خاصة والبهيمة اسم لكل ذي أربع من الحيوان لكن خص في التعارف بما عدا السباع والضواري من الوحوش وإنما سميت بهيمة لأنها أبهمت عن العقل والتمييز. قال الزجاج: كل حي لا يميز فهو بهيمة. والأنعام: جمع النعم وهي الإبل والبقر والغنم ولا يدخل فيها ذوات الحافر في قول جميع أهل اللغة. واختلفوا في معنى الآية فقال الحسن وقتادة: بهيمة الأنعام، الإبل والبقر والغنم والمعز. وعلى هذا القول إنما أضاف البهيمة إلى الأنعام على جهة

---

[3] (حاشيه جلالين، المائدة: 1، 113/2، دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة: الأولى 1418 هـ)

[4] (تفسير الخطيب الشربيني (السراج المنير)، المائدة: 1، 407/1، ، دار الكتب العلمية – بيروت)

[5] (تفسير أبي السعود أو (إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم)، المائدة: 1، 4/3، ، دار الكتب العلمية – بيروت)

التوكيد. وقال الكلبي: بهيمة الأنعام وحشيّها كالظباء وبقر الوحش وحمر الوحش. وعلى هذا إنما أضاف البهيمة إلى الأنعام ليعرف جنس الأنعام وما أحل منها لأنه لو أفردها فقال البهيمة لدخل فيه ما يحل ويحرم من البهائم فلهذا قال تعالى: أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعامِ.[6] (تفسیر الخازن)

یعنی یہ خطاب خاص ہے مومنوں کے ساتھ اور **بهيمة** نام ہے ہر اس حیوان کا جس کے چار پیر ہوں۔ مگر اصطلاح میں یہ جنگلی جانوروں اور درندوں کے ساتھ بولا جاتا ہے اور ان کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ وہ عقل اور تمیز کھو چکے ہوتے ہیں۔ زجاج نے کہا ہر جاندار جس میں تمیز نہ ہو درندہ ہے اور مویشی تو وہ تمام گائے اور اُونٹ اور بھینسیں ہیں اور نہیں داخل ہیں اس میں تمام کھر والے جمیع اہلِ لغت کے نزدیک اور اختلاف کیا اس کی آیت کے معنی میں۔ تو فرمایا حسن اور قتادہ نے مویشی درندہ یعنی اُونٹ، گائے، بھینس اور بکریوں پر۔ اور اس قول پر کہ محض اضافت کی جائے درندے کی مویشی کی طرف تو یہ تاکید کے طور پر ہے۔ اور کلبی نے کہا **بهيمة أنعام** اور وحشی جیسا کہ بارہ سنگے اور نیل گائے اور زیبرے اور اس کے قول کے مطابق اضافت کی گئی **بهيمة** کی انواع (قسم) کی طرف تاکہ جان لیا جائے کہ ان میں سے کون سے جانور حلال ہیں اس لئے ان کو الگ کیا گیا اور کہا **بهيمة** ان میں داخل ہونے کے سبب جو حلال ہیں اور جو حرام ہیں جنگلی جانوروں میں سے اور اسی سبب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے "تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی"۔

۳) لقوله: أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعامِ كان الله قال احل الله لكم بهيمة الأنعام كلها، والوحشية أيضا، من الظباء والبقر و الحمر ألا صيد الوحشي منها أو من غيرها۔[7] (تفسیر صاوی، جلد 1، صفحہ 229)

۴) والمراد بالأنعام مَا يَعُمُّ الْإِنْسِيَّ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، وَمَا يَعُمُّ الْوَحْشِيَّ كَالظِّبَاءِ وَالْبَقَرِ وَالْحُمُرِ[8] (تفسیر ابن کثیر)

۵) حضرت سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کا ترجمہ یوں بیان فرماتے ہیں:

حلال کردہ شد برائے شما چارپایاں بستہ زباں مگر آنچہ خواندہ شد۔

۶) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حلال کردہ است برائے شما چارپایاں از قسم انعام مگر آنچہ خواندہ خواہد شد پرشما۔

یعنی حلال کیا ہے تمہارے چارپائے انعام کی قسم سے مگر وہ جو آئندہ پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ (حاشیہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی)

مویشی وہ جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں کھانے کو جیسے گائے، بکری، بھیڑ، جنگل کی ہرنی اور نیل گائے وغیرہ اِس میں داخل ہیں کہ جنس ایک ہی ہے۔

﴿وھابیوں کے اکابر﴾

۱) مولوی وحید الزمان جن کو علماءِ اہلِ حدیث نے علامۃ العصر کا خطاب دیا ہے اُس نے اِس آیت کا ترجمہ کیا:

یعنی چارپائے چرنے والے جانور تمہارے لئے حلال ہیں مگر جو آگے تم کو پڑھ کر سنائے جائیں گے۔

---

[6] (تفسير الخازن، المائدة: 2، 4/2/2، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1415 هـ)

[7] (حاشية الصاوي علي تفسير الجلالين، المائدة: 2، 467/2/2، دار الفكر – بيروت)

[8] (حاشية الصاوي علي تفسير الجلالين، المائدة: 2، 6/3/2، دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون – بيروت، الطبعة: الأولى 1419 هـ)

تفسیر:"جیسے اُونٹ، گائے، بکری، ہرن، نیل، گائے، بھینس۔مطلب یہ ہے کہ چارپائے سب جانور حلال ہیں جو گھاس پات کھاتے ہیں مگر تیسری آیت میں جو جانور حرام کر دیئے گئے وہ مستثنیٰ ہیں پھر جوچارپائے جانور حلال ہیں اُن میں سے شکاری جنگلی جانور احرام کی حالت میں مستثنیٰ ہیں۔احرام میں اُن کا شکار کرنا درست نہیں اِس طرح جو جانور چارپائے ہیں مگر درندے نہیں یعنی گوشت کھاتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا،لومڑی، بلی،ریچھ، کتا، چیتا وغیرہ اِسی طرح وہ پرندے،جانور جو پنجہ سے شکار کرتے ہیں حدیث کی رُو سے حرام ہیں اور چارپایوں میں سے ہاتھی اور بندر بھی حرام ہیں "۔

۲) مولوی ثناء اللہ امر تسری کاترجمہ ''چارپائے مویشی باستثناء اُن کے جو(اِس سورت میں) تم کوبتائے جاتےہیں تم کو حلال ہیں بشرطیکہ تم احرام کی حالت میں نہ ہو"۔[9] (اس پر حاشیہ بھی مولوی وحید الزمان کا ہے)۔

۳) مولوی عبدا لستار نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی:

ترجمہ وتفسیر:"حلال کیے گئے واسطے تمہارے چارپائے چگنے والے مگر جو پڑھی جاتی ہیں اُوپر تمہارے "۔

حاشیہ: انعام وہ جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں کھانے کو جیسے گائے، بکری، بیل، بھیڑ، جنگل کے ہرن اور نیل گائے وغیرہ اِس میں داخل ہیں کہ جنس ایک ہے۔[10]

فائدہ: مولوی عبدا لستار دہلوی نے بھینس کے علاوہ حلا ل جنگلی جانوروں کو بھی انعام میں شامل کیا ہے۔

نوٹ: بطوراختصار چند حوالہ جات تفاسیر مع غیر مقلدین پر اِکتفا کیا ہے۔حقیقت فہمی کے لئے اتنا کافی ہے اور سمجھے گا وہی جسے اللہ تعالیٰ نے عقل و فہم عطافرمایا ہے۔حضور نبی پاک ﷺ نے وہابیوں،دیوبندیوں (خوراج کے ہمنواؤں)کو سفھاء الاحلام "بے وقوف، پُرسفاہت فرمایا ہے "کا لقب عطافرمایا ہے۔تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "وہابیوں دیوبندیوں کی نشانی"میں ۔واقعی یہ ہیں بھی بیوقوف اور پاگلچنانچہ اِن کے پاگل پن کا نمونہ قربانی کے جانوروں کی تفصیل میں عرض کرونگا۔(اِنْ شَآءَ اللّٰہ)

گائے،بھینس ایک ھیں: علم الحیوانات کا قاعدہ ہے کہ بعض جانوروں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں کبھی کبھی انکے اَسماء بھی علیحدہ علیحدہ مثلاً بکری، اُونٹ وغیرہ وغیرہ۔اِسی طرح بقرہ کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید میں صرف اِسی کا ذکر ہے لیکن بھینس بھی بقرہ ہے اِسے عربی میں جاموس کہتے ہیں چنانچہ غیر مقلدین کے مذہب کی ایجاد سے پہلے کی تصانیف اور کتب دَرْبارَہ حیوانات(حیوانات سے متعلق کتب میں) بالخصوص گائے بھینس کو ایک جنس قرار دیاگیا ہے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

۱) (ہدایہ صفحہ 447، جلد 2،باب الاضحیہ) میں ہے : ویدخل في البقر الجاموس لأنه من جنسه[11]

یعنی بھینس گائے میں داخل ہے اِس لئے کہ وہ ایک جنس ہے۔

---

[9] (تفسیرِ ثنائی،المائدۃ: 2، 344/1، مکتبہ قدوسیہ ، اردو بازار لاہور)

[10] (فتاویٰ علمائے اہلحدیث، 74-71/13)

[11] (الهداية في شرح بداية المبتدي، كتاب الأضحية، 359/4،دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

اور اِسی ہدایہ کے باب صدقہ و السوائم میں ہے :

"والجواميس والبقر سواء "لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته فلذلك لا يحنث به في يمينه لا يأكل لحم بقر [12]

یعنی بھینس و گائے زکوٰۃ کے حکم میں برابر ہیں اِس لئے کہ بقرہ کا اِسم دونوں پر بولا جاتا ہے بھینس گائے کی قسم ہے مگر عوام کا ذہن بھینس کی طرف نہیں جاتا کہ وہ ہمارے ملک میں پائی نہیں جاتی اِس لئے کوئی بھی قسم کھا کر کہے گا کہ میں گائے کا گوشت نہیں کھاؤنگا پھر اس نے بھینس کا گوشت کھا لیا تو قسم نہیں ٹوٹتی اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ علیحدہٰ علیحدہٰ جنس ہیں۔

ہدایہ کی اِس عبارت کے حاشیہ میں ہے :

والجواميس جمع جاموس وهو معرب كوميس وهو نوع مس أنواع البقر وأسم البقر يطلق عليها . إلا أن الجاموس أخص [13]

یعنی " جوامیس جمع ہے جاموس کی اور وہ مُعَرَّب [14] ہے گاہ میس کا ا ور وہ بقرہ کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔بقر کا اِطلاق دونوں پر ہے مگر جاموس خاص ہے "۔

غیرمقلدین کی سفاهت کا نمونه: فقیرنے پہلے عرض کیاہے کہ حضور سرورعالم ﷺ نے غیر مقلدین وہابیہ ودیوبندیہ کوسفهاء الاحلام،"بے وقوف، پُرسفاہت فرمایاہے"۔نبی کریم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر ہماراعقیدہ ہے کہ زمین وآسمان مٹ سکتےہیں لیکن آپ ﷺ کاارشاد کبھی نہیں بدل سکتاکیونکہ آپ ﷺ کی زبان پراللہ کی وحی بولتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ وَمَايَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

ترجمه: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے (پارہ27،سورۃ نجم،آیت 3)

"غیر مقلدوہابیوں،دیوبندیوں کی سفاہت وبے عقلی کی بیشمار مثالیں ہیں "۔

فقیر یہاں صرف اِن کی بھینس کے علاوہ دیگر چند جانوروں کی قربانی کی عبارتیں نقل کرتا ہے یہ عبارات بتا ئینگی کہ یہ ٹولی کیسی کیسی بولی بولتی ہے۔اِن کے بعض کہتے ہیں کہ بھینس کی قربانی ناجائز ہے لیکن اِن کے بعض اکابر جائز کہتے ہیں۔

بھینس کی قربانی جائز: برِصغیر کے تمام وہابی علماء کے اُستاد اور شیخ حضرت مولوی سید نذیر حسین محدث دہلوی نے اپنے فتویٰ نذیریہ میں قربانی کے مسائل کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ سن بکری کا ایک سال یعنی ایک سال پورا اور دوسرا شروع اور گائے اور بھینس کا دو سال یعنی دو سال پورے اور تیسرا شروع اور اُونٹ کا پانچ سال اور چھٹا شروع ہونا چاہیئے اور بھیڑ ایک سال سے کم کی بھی جائز

---

[12] (الهداية في شرح بداية المبتدي، كتاب الزكاة، باب صدقة السوائم، فصل في البقر ، 98/1،دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

[13] (البناية في شرح الهداية، كتاب الزكاة، باب صدقة السوائم، فصل في البقر ، 388/3،دار الفكر بيروت ، لبنان)

[14] وہ لفظ جو دراصل کسی اور زبان کا ہو اور اس کو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ عربی بنالیا ہو؛ جیسے: پیل سے فیل۔

بشرطیکہ خوب موٹی تازی ہو کہ سال بھر کی معلوم ہوتی ہو،اِس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سال سے کم کی قربانی نہ کرو اور ضرورت کے وقت بھیڑ کا جزعہ[15] کرلو۔[16]

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ [17]

یعنی اور مسنہ ہر جانور میں سے ثنی کو کہتے ہیں کہ بکری میں سے جو ایک سال کا ہو اور اُونٹ کا جو پانچ سال کا ہو اور چھٹا شروع ہو۔

''قوله:إلا مسنة۔قال العلماء: المسنة هي الثنية من كل شيء من الإبل والبقر والغنم''[18] انتهىٰ ما في نيل الأوطار۔

''والثني من الشاة ما دخل في السنة الثانية''[19] كذا في مفردات القرآن للإمام الراغب القاسم الحسين وهو المقدم علىٰ الغزالي والقاضي ناصر الدين البيضاوي''

منتہی الارب میں ہے: "ثني،كغني،شتر درسال ششم درآمده"[20] انتهىٰ

''والثني منها ومن المعز ابن سنة، ومن البقر ابن سنتين، ومن الإبل ابن خمس سنين، ويدخل في البقر الجاموس، لأنه من جنسه''[21] انتهىٰ ما في الهداية۔[22]

شیخ الکل نے بھینس کی قربانی اور جانور کی عمر،مسنہ کی لغوی تحقیق بھی کردی ہے یعنی مسنہ کہ بکری ایک سال،گائے دوسال اور اُونٹ پانچ سال اور بھیڑ چھ ماہ کی جائز ہے۔

۲) وہابیوں کے علامۃ العصر وحید الزمان (شرح موطا شریف) میں رقمطراز ہے "امام مالک نے فرمایا اِسی طرح گائے بھینس دونوں ایک جنس ہیں دونوں کو ملا کر اکٹھی زکوٰۃ لینا چاہیئے لیکن اگر گائے زیادہ ہوں اور بھینس کم ہوں اور مالک پر ایک واجب ہو تو گائے لینا چاہیئے اور جو بھینس زیادہ ہوں تو بھینس لیناچاہیے جو دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے جس میں سے چاہے لے اور جو گائے بھی بقدرِ نصاب ہو اور بھینس بھی بقدرِ نصاب تو دونوں میں سے زکوٰۃ لینا چاہیئے"۔[23]

---

15) جزعہ بھیڑ یا دنبہ کا وہ بچہ کہلاتا ہے جس کی عمر ایک برس سے تو کم ہو مگر چھ مہینہ سے زیادہ ہو۔

16) (فتاوی نذیریه، کتاب الاضحية والعقيقة، 3/257، مكتبه اصحاب الحديث لاہور)

17) (سنن ابی داود، کتاب الضحايا، الباب مايجوز من السن فی الضحايا، 95/3، الحديث: 2797، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

18) یعنی علمانے کہا: مسنہ ہر جانور میں سے ''ثني'' کو کہتے ہیں، خواہ اونٹ ہو یا گائے یا بکری۔

19) یعنی بکری کا مسنہ وہ ہے، جو دوسرے سال میں لگا ہو۔

20) یعنی ثني، غني کی طرح ہے۔ وہ اونٹ جو چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

21) یعنی بھیڑ اور بکری سے مسنہ وہ ہے، جو ایک سال کا ہو اور گائے سے وہ ہے، جو دو سال کا ہو اور اونٹ سے جو پانچ سال کا ہو اور بھینس گائے کے حکم میں ہے۔

22) یہاں تک کی تمام عبارات سلسلہ فتاوی علمائے اہلحدیث 3، مجموعہ فتاوی محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری، ص490 پر موجود ہے۔

23) (موطا امام مالک فوائد وترجمہ وحید الزمان، کتاب الزکاۃ (زکوٰۃ کا بیان)، باب ماجاء فی صدقۃ البقر (گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان)، 3/367-368، الحدیث: 666، مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی)

فائدہ: مثلاً ایک شخص کے پاس تیس گائیں ہیں اور تیس بھینسیں ہیں تو ایک گائے ایک سال کی ہو اور بھینس ایک سال کی لی جائے علامۃ العصر جس نے ثابت کردیا ہے۔ حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی بھینس اور گائے کو ایک ہی جنس قرار دیتے ہیں اور بھینس میں زکوٰۃ فرض جیسے گائے میں ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ، جلد 3، صفحہ 2) میں عبد الستار دہلوی نے لکھا:

سوال 413: کیا بھینس کی قربانی جائز ہے؟

جواب 413: جائز ہے چونکہ بھینس اور گائے کا ایک ہی حکم ہے۔

سوال 269: بھینس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

جواب 269: شرعاً گائے بھینس کا ایک ہی حکم ہے بھینس کے لئے علیٰحدہ کوئی حکم خاص نہیں آیا ہے جیسے ہرن اور بکری کی قربانی جائز ہے اِسی طرح گائے اور بھینس کی بھی جائز ہے۔ اَحادیث میں بھینس کی قربانی کی کہیں ممانعت نہیں آئی۔ (فتاویٰ ستاریہ، جلد 2، صفحہ 15)

مفتی صاحب نے ہرن کی قربانی بھی جائز کردی۔ ناظرین غور فرمائیں کہ وہابیوں کا مذہب کیسا ہے؟

لطیفہ: بھینس کی قربانی کو ناجائز کہنا اور اِس کا گوشت ہپ ہپ کرکے کھانا اور اِس کا دودھ غٹ غٹ کرکے پینا یہ اِن کی عجیب منطق ہے اور یہ اِن کی بیوقوفی اِس مثالِ مشہور کی طرح ہے کہ بوٹیاں حرام اور شوربا حلال۔

سوال: حضور نبی کریم ﷺ نے بھینس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا تو پھر وہ قربانی کیسے جائز ہے؟

جواب: بارہا عرض کیا گیا ہے کہ بھینس گائے کی جنس ہے حضور نبی کریم ﷺ کی شریعت اُصول پر مبنی ہے اِسی لئے یہ سوال بیکار ہے چونکہ بھینس اُن علاقوں میں ہوتی ہے جہاں پانی ہو اور یہ کہ ریگستانی علاقوں میں بھینس نہیں ہوتی۔ عرب شریف چونکہ ریگستانی ملک ہے اِسی لئے یہ وہاں نہیں ہوتی۔ حضور سرور عالم ﷺ نے **بقرہ** کا ذکر کرکے اُصولاً اِسے بیان فرمایا ہے۔ کم فہم لوگوں کو سمجھ نہ آئے تو وہ معذور ہیں لیکن یہ لوگ کھانے پینے کے دھنی ہیں اِسی لئے اِس کا گوشت خوب کھاتے ہیں اور دودھ بھی پیتے ہیں اُس وقت انہیں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی کہاں سے ملا؟

اضافہ برائے استفاضہ: بھینس کو عربی میں **الجاموس**، اُردو میں بھینس، بنگالی میں موہیش، بلوچی میں میھی، پشتو میں میخ، پنجابی میں منجھ، سندھی میں پرمینھن، سرائیکی اور کشمیری میں منیش اور انگریزی میں Buffalo کہتے ہیں۔

''**الجاموس**'' (بھینس) واحد ہے اِس کی جمع ''**الجوامیس**'' آتی ہے۔ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے لیکن عربی میں کثرت سے استعمال ہونے لگا۔ یہ طاقتور اور مضبوط جسم رکھنے والا جانور ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بزدل جانور ہے اگر اِسے شیر کاٹ لے تو پانی میں گھسنے کی کوشش کرتی ہے حالانکہ شیر بھی اِس کو دیکھ کر خوفزدہ ہوجاتا ہے۔[24]

---

[24] (حیاۃ الحیوان الکبری، باب الجیم، 252/1)

بھینس اپنے مالک کے اِشارہ کو خوب سمجھتی ہے۔جب اِس کا مالک اِسے پکارتا ہے اے فلانہ ،اے فلانہ تو یہ اُس کی آواز سن کر اُس کے پاس پہنچ جاتی ہے یہ اِس کے شریف النسل اور ذَکی(ذہین) ہونے کی دلیل ہے۔بھینس اپنی جگہ سے بہت زیادہ مانوس ہوجاتی ہیں نیز یہ اپنی اور اپنے بچوں کی خاطر پوری پوری رات نہیں سوتی۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب بہت ساری بھینسیں جنگل میں ایک گول دائرہ کی شکل میں جمع ہوتی ہیں اور اِن سب کی پشت دوسرے کی پشت کی جانب رہتی ہے اور درمیان میں بچے اور چرواہے کھڑے رہتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا چار دیواری سے گِھرا ہوا محفوظ ترین شہر ہے۔[25]

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

[25] حوالہ مذکورہ